Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد [illegible] | ۶ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۱۵/۱۶ نبوت ۱۳۵۹ہش ۱۵/۱۶ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۶۹

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۱۳ نبوت/نومبر ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس کو قارورہ کی انفکشن کی تکلیف ابھی ہے ۔ مگر عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

احباب کرام اپنے مولیٰ کریم کے در پر عاجزی اور انکساری سے جھک جائیں اور متضرعانہ دعاؤں میں حضرت اقدس کی صحت کامل و عاجل کے لئے درد دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی سے رکھے ۔ اور ہر دکھ اور تکلیف سے بچائے آمین

ــ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب کرام توجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا کرے ۔ آمین

ــ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :

"میرے ایک عزیز محمد صدیق یوسف صاحب اور ان کی اہلیہ بیرون ملک شدید بیمار ہیں ۔ حالت تشویشناک ہے ۔ اس کے علاوہ بیگم شیخ محمد محسن صاحب فیصل آباد یرقان اور پتے کے درد کی وجہ سے کافی بیمار ہیں ۔ علاج جاری ہے ۔ مگر صحت یابی کی رفتار بہت سست ہے ۔ احباب کرام سے جملہ مریضان کی صحت کامل و عاجل کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے"۔

ــ ہمیں بعض مشکلات اور الجھنیں درپیش ہیں ۔ تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مشکلات اور الجھنیں دور فرمائے ۔

نرگس سلطانہ آف لاہور

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں ۔ احباب کرام چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی جماعت احمدیہ

ابتلاؤں سے رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے کہ وہ انسان کو ابتلا میں ڈال دیتا ہے

" اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں ان میں سے ایک ہمّ و غم کی بھی حالت ہے ۔ ان اختلاف حالات اور تغیر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے
بسا اسرارہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہمّ و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں ۔ . . . . ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے ۔ کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جاوے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں ۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتے ہیں اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے ۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلاء آویں اور تا کہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰)

جماعت ہائے احمدیہ کی
ایک اہم ذمہ واری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبے کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ فیل ہو) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے ۔ وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے ۔ کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست خدمت اقدس میں ارسال کردے گی ۔

۱۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا :۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی"۔

پبلشر ۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر ۔ سید عبدالحی ۔ مطبع ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۵ بابت ۲۸ تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط دوم)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا گوٹن برگ میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران اسلام کی فضیلت پر نہایت مؤثر گفتگو

استقبالیہ تقریب میں لبنان، ٹرکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے باشندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی مشن ہاؤس میں تشریف آوری اور اہل شہر کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے

نوٹ:۔ گوٹن برگ میں اخبار نویسوں کے ساتھ گفتگو کا ایک حصہ ۱۲ نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

سب سے کمزور نظریہ

اخباری نمائندے نے کمیونزم کے بارہ میں بھی حضور کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ نیز یہ بھی کہ آیا کمیونسٹ ممالک میں بھی تبلیغ کی سہولت حاصل ہے یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ کیپیٹل ازم اور کمیونزم دونوں میں ہی خامیاں ہیں لہٰذا ان خامیوں کی وجہ سے نظریہ حیات کے طور پر میں دونوں ہی کے حق میں نہیں ہوں۔ جہاں تک تبلیغ اسلام کا تعلق ہے ان ممالک میں جو کیپیٹل ازم کے زیر اثر ہیں ہمیں زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ وہاں تبلیغ کی سہولتیں مل جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یو ایس اے میں ہزاروں امریکن احمدی ہو چکے ہیں اور ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں امریکہ گیا تو ڈیٹن کے میئر نے مجھ سے کہا کہ امریکن احمدیوں کی زندگیوں میں ایسی تبدیلی آئی ہے کہ ان کے عمل و کردار کے متعلق آج تک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

کمیونسٹ ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ ان ملکوں میں تبلیغ کی سہولتیں حاصل نہیں ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں احمدی جماعتیں نہیں ہیں۔ پولینڈ، یوگوسلاویہ اور ہنگری میں ہماری جماعتیں موجود ہیں۔ اگرچہ ابھی وہاں احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے لیکن احمدی ہیں وہاں ضرور۔ افغانستان کے ذکر پر حضور نے بتایا وہاں ابتداء میں بعض احمدیوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔ مگر اب وہاں ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔

فرمایا:۔ کمیونزم میرے نزدیک سب سے کمزور نظریہ ہے۔ وہ یہ تو کہتا ہے کہ ہر انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائیگا۔ لیکن ضرورت سے کیا مراد ہے اور ضرورت کی تعریف کیا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ اس کے بالمقابل اسلام نے ضرورت کی بجائے حق پر زور دیا ہے یعنی یہ کہ ہر شخص کو اس کا حق ملنا چاہیئے۔ اور حق کی تعریف یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا کی ہیں یہ اس کا ایک بنیادی حق ہے کہ اس کی ان جملہ استعدادوں کی کامل نشوونما کا پورا پورا انتظام کیا جائے۔ سو گویا اسلام کے نزدیک بلا تفریق و امتیاز ہر انسان کی جملہ فطری صلاحیتوں کی کامل نشوونما کا انتظام کرنا معاشرہ یا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہی وہ حقیقی مساوات ہے جس کے قیام کی اسلام ضمانت دیتا ہے اور جس کے نتیجہ میں معاشرہ میں سے ہر قسم کے جبر اور ظلم کی جڑ کٹ کر رہ جاتی ہے۔

نامہ نگاروں نے جماعت احمدیہ کے قیام مقصد، تبلیغی سرگرمیوں اور رفتار ترقی کے بارہ میں بھی متعدد سوال کئے جن کے حضور نے جواب دے کر اس ضمن میں مطلوبہ معلومات بہم پہنچائیں۔

پیار کے ذریعہ مشرق و مغرب کی تسخیر

روزنامہ "آربے تت" کے ان نامہ نگاروں نے حضور ایدہ اللہ کے ان ارشادات پر مشتمل خبر کو اپنے روزنامہ میں بہت نمایاں طور پر شائع کیا۔ تین کالموں پر چھپی ہوئی اس خبر کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

یہ خبر روزنامہ مذکور نے درج ذیل نہایت جلی عنوان کے تحت شائع کی:۔

"صرف پیار ہی لوگوں کے مسائل حل کر سکتا ہے"

اس نہایت جلی عنوان کے تحت اخبار مذکور نے لکھا:۔

"گوٹن برگ" جو میرے پاس ہے وہ اس سے جو آپ لوگوں کے پاس ہے بہت بہتر ہے۔"

یہ نقطۂ نظر ہے حضرت میرزا ناصر احمد (امام جماعت احمدیہ) کا جو ان دنوں اپنی جماعت کی تعمیر کردہ مسجد (مسجد ناصر گوٹن برگ) میں مقیم ہیں۔

آپ جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ ہیں جس کے ایک کروڑ ارکان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس جماعت کا مرکز (پاکستان میں) لاہور کے قریب واقع ہے۔ آجکل آپ بیرونی ملکوں میں قائم شدہ اپنی جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ یہ آپ کا اپنی نوعیت کا چھٹا سفر ہے۔ آپ اپنے اس سفر میں اوسلو (ناروے) کی دوسری مسجد کا افتتاح بھی فرمائیں گے۔

جماعت احمدیہ کی شاخیں یورپ، امریکہ اور افریقہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ سویڈن کی جماعت زیادہ تر پاکستانی اور یوگوسلاوین ممبران پر مشتمل ہے۔ دوسرے مسلمانوں اور احمدیوں میں عقیدہ کے اعتبار سے یہ فرق ہے کہ یہ جماعت اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثتِ ثانیہ ظہور میں آچکی ہے یعنی امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس تحریک کا آغاز شمالی ہند کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہوا تھا۔ اس جماعت نے ساری دنیا میں تبلیغ کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔ اب تو سویڈن میں بھی اس کی موجودگی محسوس ہونے لگی ہے۔

دوسرے مسلم فرقوں کے برعکس یہ جماعت آسمانی صحیفہ قرآن مجید کو عربی سے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے پیش کرتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایسی شخصیت ہیں جو مغرب اور مشرق کو پیار اور خیر خواہی سے مسخر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جناب آیت اللہ خمینی کی اسی طرح عزت کرتے ہیں جس طرح دوسرے مذہبی رہنماؤں کی لیکن انکی جماعت سختی کو پسند کرنے کی بجائے محبت اور پیار پر یقین رکھتی ہے۔ ان کے عقیدہ کی رو سے صرف پیار ہی لوگوں کے مسائل حل کر سکتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خیال ہے کہ دنیا کی آئیڈیل تحریکات میں سے سب سے کمزور کمیونزم کی تحریک ہے۔ آپ نے فرمایا کمیونزم یہ تو کہتا ہے کہ ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائیگا لیکن وہ یہ نہیں بتاتا کہ "ضرورت" کی کیا تعریف ہے۔ آپ سرمایہ دارانہ نظام کو بھی پسند نہیں کرتے گو ایسے ملکوں میں جماعت کا قیام قدرے آسان ہے جبکہ روس میں تبلیغ کی ممانعت ہے۔

جماعت احمدیہ کا مسلمانوں کی جنگی تحریکوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ تو ان ایام میں بھی اپنے مخالفین کے لئے دعائیں مانگتے تھے جب انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے مخالفین میں سے بہت سے لوگ جماعت میں آشامل ہوئے۔ ابتداء میں افغانستان میں چند احمدیوں کو سنگسار بھی کیا گیا تھا مگر باوجود سختی و تنگی کے اس جماعت نے اپنے آپکو خوب سنبھالا ہوا ہے۔ افریقی ممالک غانا اور نائیجیریا میں تو اسکی بہت مضبوط شاخیں قائم ہیں۔ وہاں مقامی طور پر مبلغین تیار کرنے کا انتظام بھی ہے جبکہ پہلے یہ اہتمام صرف پاکستان میں تھا۔ امریکہ میں جماعت کا پیغام وہاں کے سیاہ فام لوگوں تک بھی پہنچایا گیا ہے۔ گو یہ جماعت کے تیسرے خلیفہ اور امام ہیں۔ آپ ۱۹۶۵ء میں اپنے والد محترم کی وفات پر جماعت کے امام منتخب ہوئے۔"

(ترجمہ رپورٹ روزنامہ "آربے تت" ARBETET مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء)

(باقی)

وِردِ توحید

ہوا ہے وِردِ عطا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ہر ایک دُکھ کی دوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یوں یک زباں ہے خدائی امامِ وقت کے ساتھ
ہے جگ میں شور بپا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام ربّانی الف ثانی - اور گورو تیغ بہادر جی

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ)

نیشنل پروفیسر سکھ دھرم سردار کپور سنگھ جی سابق آئی سی ایس یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کو کوسنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور آنکھیں بند کرکے الزام پر الزام دیتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے سے صدیوں قبل ہو چکے۔ سکھ بزرگوں کی تحریرات کو نظر انداز کرکے گورو تیغ بہادر جی کے قتل کا الزام حضرت امام ربّانی اور ان کے جانشینوں اور گدّی داروں کے سر تھوپنے کے لئے لکھا ہے:-

"شیخ مجدّد الف ثانی سرہندی اسلامی حکومت کے جھنڈے اور بے پناہ طاقت کے ساتھ اس جدوجہد کا جرنیل تھا جس نے اور جس کے جانشینوں گدّی داروں نے .... گورو تیغ بہادر جی کا سر قلم کر دیا۔"

(ساچی ساکھی ایڈیشن دوم صفحہ ۱)

نیشنل پروفیسر آف سکھ ازم جی نے اپنے اس نظریہ کی تائید میں جو حوالہ پیش کیا ہے۔ وہ سیر المتاخرین مصنفہ غلام حسین سے ہے اور اس حوالہ کا جو حصہ انہوں نے نقل کیا ہے وہ یوں ہے کہ:-

"بعد از چند روز بحکم دیگر درباره تیغ بهادر رسید که اولا کشته و بعده جسدش را چند نموده اطراف شهر بیاویزند"

(غلام حسین خان سیر المتاخرین صفحہ ۱۸۹)
(ساچی ساکھی ایڈیشن دوم صفحہ ۲۲)

جب کسی کے دل میں کسی کے خلاف بغض اور عناد بھر جائے تو پھر وہ حقائق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور ایسا ہی طریق اختیار کر لیتا ہے جو اس نیشنل پروفیسر آف سکھ دھرم نے اختیار کیا ہے۔ سردار صاحب موصوف نے اپنی ڈپٹی کمشنری اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کے زمانہ میں بہت سے مقدمات سنے ہوں گے اور ان کے فیصلے بھی دیئے ہوں گے قتل کے کسی مقدمہ میں اس قسم کی شہادت جو مدعی نے خود پیش کی ہو جرم کو ثابت نہیں کر سکتی سردار صاحب نے خود ہی اپنے اس گواہ کے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے

"ویسے سیر المتاخرین نام کی کتاب قابل اعتبار تاریخی چیز نہیں ہے یونہی سنی سنائی اور ادھر ادھر سے پڑھی ہوئی باتیں اس کے مصنف نے بغیر سوچے سمجھے لکھ دی ہیں۔ بیان کیا ہے کہ گورو تیغ بہادر جی کو لاہور میں قید کیا اور شہید کیا گیا تھا۔"

(ساچی ساکھی ایڈیشن دوم حاشیہ صفحہ ۵۸)

یہ ایک ایسا گواہ پیش کیا گیا ہے جسے اتنا بھی پتہ نہیں کہ گورو تیغ بہادر جی لاہور قتل ہوئے تھے یا دہلی میں۔ گویا کہ اس نے جائے وقوعہ ہی بدل دیا ہے۔

نیشنل پروفیسر آف سکھ ازم اور سابقہ آئی سی ایس سردار کپور سنگھ کو شاید اس کا علم نہیں کہ غلام حسین خان نے جائے وقوعہ ہی غلط نہیں لکھا بلکہ قتل کی تاریخ بھی صحیح اور درست بیان نہیں کی چنانچہ ان کا بیان ہے:-

"تیغ بهادر پسر خود گورو هرگوبند یازده سال سجاده نشینی نموده در چند امرائے عالمگیر افتاده در سنه ۱۰۸۰ هجری مطابق سنه ۱۷ عالمگیری حسب الحکم پادشاه کشته شد۔"

(سیر المتاخرین منقول از گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ صفحہ ۲۴۲)

غلام حسین صاحب کی بیان کردہ تاریخ سراسر غلط ہے چنانچہ اس بارہ میں ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی لکھتے ہیں:-

"یہاں پر عالمگیری اور ہجری سن ٹھیک نہیں۔ بیٹھنے اورنگ زیب عالمگیر کے تخت پر بیٹھنے سے سترہ سال ۱۰۸۱ھ ۱۰۸۵ میں ٹھیک ہے۔"

(دکھ کو پوراتن سکھ اتہاسک پترے صفحہ ۵۸ حاشیہ)

اب نیشنل پروفیسر سکھ ازم خود ہی ٹھنڈے دل سے سوچ لیں کہ ان کے پیش کردہ گواہ غلام حسین خان کی شہادت قانونی لحاظ سے کتنی اہمیت رکھتی ہے جس نے نہ تو سردار صاحب موصوف کے بقول جائے وقوعہ ہی درست بیان کی ہے اور نہ ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کے بقول تاریخ قتل ٹھیک بتائی ہے۔ گورو صاحب کہاں قتل ہوئے اور کب قتل ہوئے! دونوں باتیں بے بنیاد ہیں ان کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں اور ایسی غلط شہادت کی بناء پر حضرت مجدد الف ثانی پر اس قتل کا الزام دینا جو اس قتل کے وقت اس فانی دنیا میں ہی موجود نہ تھے بلکہ اس سے کئی سال قبل وفات پا چکے تھے۔ قانون اور انصاف دونوں سے مذاق ہی ہوگا۔ مگر ان حقائق سے سردار کپور سنگھ ایسے سکھ ودوان کو کیا واسطہ۔ انہوں نے تو اپنے تعصب اور بغض کا اظہار کرنا تھا سو کر دیا۔

غلام حسین خاں نے ایک اور غلط بیانی کی ہے ان کا بیان ہے

"جسدش را چند حصه نموده اطراف شهر بیاویزند"

(سیر المتاخرین منقول از گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ صفحہ ۲۴۲)

یعنی گورو تیغ بہادر کے جسم کے ٹکڑے کرکے شہر کے چاروں طرف لٹکا دیئے جائیں۔ کسی بھی تاریخ کی کتاب میں ہم یہ نہیں پڑھتے کہ گورو تیغ بہادر جی کی لاش کے اس طرح ٹکڑے کئے گئے تھے اور پھر انہیں شہر کے مختلف حصوں میں لٹکایا گیا ہو اس کے برعکس ایک سکھ محقق ڈاکٹر سریندر سنگھ ودوانج نے یہ بیان کیا ہے:-

"گورو جی کا سیس ایک مسلمان رنگریٹے جو گورو جی کا عقیدت مند تھا اور گورو جی کی جھاڑو کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اپنی جان کی بازی لگا کر چاندنی چوک سے اٹھا کر سری آنند پور صاحب پہنچایا...... اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ گورو تیغ بہادر جی کو کسی مذہب کے خلاف تعصب نہ تھا۔ اور نیک دل مسلمان بھی گورو جی کے عقیدت مند تھے۔"

(گورو تیغ بہادر بارے سچ دی کھوج صفحہ ۲۱)

سردار کپور سنگھ جی کے نزدیک گورو تیغ بہادر کے قتل کی اصل وجہ اسلام کا وہ حکم ہے جو ان کے بقول غیر مسلموں سے متعلق ہے۔ "اما القتل و اما الاسلام" چنانچہ سردار صاحب موصوف نے خود ہی فرمایا ہے:-

"ہندوؤں کے لئے اسلام کا حکم یہ ہے "اما القتل و اما الاسلام" یعنی یا وہ مسلمان بن جائیں یا انہیں قتل کر دیا جائے۔"

(ساچی ساکھی ایڈیشن دوم صفحہ ۳۱)

مسلمانوں نے اسلام پر آٹھ نو سو سال تک بھارت میں حکومت کی ہے اگر اسلام کا یہی حکم ہوتا اور مسلمان حکمران اسلام کے اس حکم پر عمل کرتے رہتے تو آٹھ نو صدیوں میں تو ہندوؤں کا نام و نشان مٹ جاتا۔ کوئی دانشور اس پر غور کرنے کی تکلیف نہیں کرتا۔ ایک سکھ ودوان ڈاکٹر فوجا سنگھ جی نے اس مسئلہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے:-

"گورو صاحب کو اسلام یا موت دونوں میں ایک کو تسلیم کرنے کی پیشکش کیوں کی گئی۔ جب کہ اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانون کے مطابق یہ بخشش
صرف جنگی قیدیوں اور
مجرموں کو ہی کی جاتی ہے
اور اگر مشہور روایت
درست ہے تو گورو جی
ان دونوں میں سے کوئی
بھی نہیں تھے۔"
(اسما جک وگیان پتر جولائی تیر ۱۹۶۷ء)

یہ درست ہے کہ اسلام نے ایک جنگی قیدی اور بڑے سے بڑے مجرم کے لئے یہ رعایت رکھی ہے کہ اگر وہ اسلام قبول کرے تو اس کی سزا معاف ہو جائے گی۔ خواہ وہ سزائے موت ہی کیوں نہ ہو۔ جو ایسے موقع کے لئے کہا جاتا ہے "اما القتل و اما الاسلام" نہ یہ کہ ہر غیر مسلم کو تلوار دکھلا کر اسلام قبول کرنے کا حکم ہے۔

نیشنل پروفیسر آف سکھ دھرم کو اس بارہ میں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر یہ اسلام کا قانون ہے تو پھر اسی پر ہر وقت عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ اس بارہ میں ڈاکٹر فوجا سنگھ جی نے یہ حقیقت بیان کی ہے

"اورنگ زیب فی الحقیقت
ہی تمام ہندوؤں کو مسلمان
بنانے پر آمادہ تلا ہوا تھا۔
جیسا کہ اس کہانی میں ثابت
کیا گیا ہے تو اس نے رام
رائے کو اسلام میں داخل
کرنے کی کوئی کوشش کیوں
نہ کی؟ جب کہ یہ تسلیم کیا
جاتا ہے کہ رام رائے کے بادشاہ
کے ساتھ بہت اچھے تعلقات
ہو گئے تھے۔ گورو ہرکرشن
جی کے ساتھ ایسا سلوک
کیوں نہ کیا گیا؟ جبکہ وہ
دہلی میں کچھ دن ٹھہرے بھی
تھے؟ یا پھر گورو تیغ بہادر
جی کے بیٹے اور جانشین گورو
گوبند سنگھ جی کو دین قبول
کرنے کی تلقین کیوں نہ کی
گئی؟ دہلی کے اندر اور گرد
لاکھوں ہی ہندو تھے جن کو
مسلمان بننے کے لئے نہیں
کہا گیا۔ ان ہندوؤں کی
اولاد ہی آج بھی دہلی کے
چاروں طرف اکثریت میں
موجود ہے۔"
(اسما جک گیان پتر جولائی تیر ۱۹۶۷ء)

جب ہم سکھ مذہب کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی سے لے کر (یعنی ۱۶۶۵ء یا ۱۷۰۸ء سے) تک کسی سکھ مصنف نے گورو تیغ بہادر کا قتل اورنگ زیب بادشاہ کے سر تھوپنے کی کوشش نہیں کی۔ انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ تو گورو جی کی خودکشی ہی ثابت کرتا ہے چنانچہ اس بارہ میں ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی نے بیان کیا ہے

"شری گورو تیغ بہادر جی
کی شہیدی کے بارہ میں
بھی ہمارے بڑے بڑے شعراء
اور مصنفین نے کہانیاں
گھڑی ہیں کہ جنہوں نے
ست گورو جی کی عظیم الشان
شہادت کو خودکشی
(آتم ہتیا) بنا دیا ہے"
(گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ ص۸۲)

یعنی

"سب سے خطرناک غلط فہمیاں
جیسا کہ شروع میں ذکر کیا
گیا ہے سکھ شاعروں
اور مصنفوں کی طرف سے
پیدا کی گئی ہیں جنہوں نے
ست گورو جی کی شہادت
کو ایک آتم ہتیا (خودکشی)
اور چھل بنا دیا ہے۔"
(گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ ص۴۸)

اب سوال یہ ہے کہ کیا تمام کے تمام سکھ شعراء اور مصنفین گورو تیغ بہادر جی کے دشمن تھے جنہوں نے گورو جی کی شہادت کو ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کے بقول خودکشی بنا کر رکھ دیا۔ یہ سب مصنفین ایک زمانہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ کئی صدیوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان میں گورو تیغ بہادر جی کے اپنے فرزند ارجمند گورو گوبند سنگھ جی خود بھی شامل ہیں۔ نیشنل پروفیسر دھرم سردار کپور سنگھ یا ان کا کوئی ہم خیال کسی قدیمی غیر مستند کتاب سے بھی۔ ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکتا کہ جس میں یہ مرقوم ہو کہ گورو گوبند سنگھ جی نے فرمایا ہے کہ ان کے والد محترم گورو تیغ بہادر جی کو اورنگ زیب بادشاہ نے اسلام نہ قبول کرنے کے جرم میں قتل کروا دیا تھا۔ گورو صاحب موصوف گورو تیغ بہادر جی کے فرزند اور جانشین تھے ان سے بڑھ کر کسی کو گورو صاحب سے محبت نہیں ہو سکتی۔ ان کا اس بارہ میں سرے سے خاموشی اختیار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس زمانہ میں یہ خیال ابھی اپنایا نہیں گیا تھا ورنہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اس بارہ میں چپ رہتے۔ پروفیسر ست بیر سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے

"اورنگ زیب کو......
گورو گوبند سنگھ جی نے
پہلے فتح نامہ اور بعد کو
ظفر نامہ لکھا تو اس وقت
گورو صاحب نے احتیاط
برتی اور گورو تیغ بہادر
کی شہادت کا بالکل ہی
ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ یہ
شہادت خود چاہی
ہوئی (SELF IMPOSED)
تھی۔ اورنگ زیب نے
کوئی فتویٰ۔ الزام بادوش
لگا کر گرفتار نہیں کیا
تھا۔"

ہفت روزہ فتح دہلی ست گورو نمبر ۱۹۶۴ء۔ گورو سندیش دسمبر ۱۹۶۴ء۔ گورمت پرکاش امرتسر دسمبر ۱۹۶۶ء گورمت دہلی ۱۹۶۶ء)

ایک اور جگہ مرقوم ہے:۔

"حضور نے جب
اورنگ زیب کو ظفر نامہ
لکھا تو اس میں.....
گورو تیغ بہادر جی کے
متعلق کوئی ناراضگی
ظاہر نہیں کی۔"
(سنت سپاہی امرتسر جنوری ۱۹۵۱ء)

بعض لوگوں کے نزدیک بچتر ناٹک میں گورو تیغ بہادر کی شہادت کا ذکر ہے مگر بچتر ناٹک کی اپنی پوزیشن مشکوک ہے۔ سکھ ودوانوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کے نزدیک بچتر ناٹک گورو جی کی تصنیف ہی نہیں۔ (دکھڑگ خالصہ ص۱۱ سنکھیپ جیون چرتر ص۲۔ جیون پریتی چندی گڑھ جنوری ۱۹۶۷ء) ایک سکھ ودوان کا اس تعلق میں یہ بیان ہے۔

"بھائی صاحب ڈاکٹر
کرتار سنگھ جی راجستانی
کا ایک ٹریکٹ دہلی سے
شائع ہوا ہے۔ اس
میں یہ ثابت کرنے کی
کوشش کی گئی ہے۔
"بچتر ناٹک" بھی گورو
گوبند سنگھ جی کا بیان
کردہ نہیں ہے۔"
(گورو سکھ میت چلہو گورو چالی ص۳۲)

گورو گوبند سنگھ جی کا زمانہ ۱۷۲۳ بکرمی (۱۶۶۶ء) سے ۱۷۶۵ بکرمی (۱۷۰۸ء) تک بیان کیا جاتا ہے گورو تیغ بہادر جی کا واقعہ ۱۷۳۲ بکرمی (۱۶۷۵ء) میں ہوا تھا۔ گویا کہ ان دنوں گورو گوبند سنگھ جی خود زندہ موجود تھے اور گورو جی کی وفات ان کی زندگی میں ہوئی تھی۔ مگر انہوں نے کسی ایک جگہ بھی یہ بات واضح الفاظ میں بیان نہیں کی۔ ان کے بزرگوار والد گورو تیغ بہادر جی کو اورنگ زیب بادشاہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کرنے کے جرم میں دہلی کے چاندنی چوک میں قتل کروا دیا تھا۔

آج کسی بھی ودوان کا اورنگ زیب کو گورو تیغ بہادر جی کا قاتل قرار دینا اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کو بھی اس قتل میں ملوث کرنے کی کوشش کرنا بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ اور اس سے وہ تمام سکھ مصنفین بھی جھوٹے ثابت ہوں گے جنہوں نے یہ بات بیان نہیں کی بلکہ گورو جی کے قتل کی اور ہی وجہ بتائی ہے جو ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

نیشنل پروفیسر آف سکھ دھرم سردار کپور سنگھ جی نے گورو تیغ بہادر کا قتل حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیم اور تلقین کا نتیجہ قرار دینے کی غرض سے سیر المتاخرین کو بطور سند کے پیش کیا ہے (ملاحظہ ہو ساچی ساکھی ایڈیشن اول ص۲۹، ایڈیشن دوم ص۳۵ حاشیہ) لیکن سردار صاحب کو شاید اس کا علم نہیں یا انہوں نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے کہ اسی کتاب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ گورو تیغ بہادر جی اور بعض ایسے مسلمانوں نے مل کر لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ جو حضرت مجدد الف ثانی کے عقیدت مند اور اس کے فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جیسا کہ مرقوم ہے

"گورو تیغ بہادر نامی گورو نانک کے آٹھویں جانشین بہت زیادہ پیرو کاروں کی تعداد سے بہت رسوخ (اقتدار) پیدا کر لیا۔ اس وقت شیخ احمد سرہندی کے فرقہ کے فقیر حافظ آدم کے متعدد مرید اور پیرو کار تھے۔ یہ دونوں آدمی گورو تیغ بہادر اور حافظ آدم پنجاب میں پھر اور لوٹ مار کرتے پھرتے تھے۔ تیغ بہادر ہندوؤں سے پیسے جمع کرتے تھے اور حافظ آدم مسلمانوں سے۔ شاہی خبر نویس واقعہ نگار نے شہنشاہ عالمگیر کو لکھی ہندو اور مسلمان دونوں فقیروں جن کے نام یہ ہیں اسی قسم کے طور طریق اختیار کر رکھے ہیں اور لکھا کہ اگر ان کا اقتدار بڑھ گیا تو یہ شرش ہو سکتے ہیں۔ اس، خبر کے ملنے پر عالمگیر نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری آپا

(مس شمیم اختر شریف صاحبہ - پشاور)

میری پیاری آپا جن کا نام والدین نے خواب کی بناء پر "گل شہزادہ اختر" رکھا تھا ۱۹ اور ۲۰ ستمبر کی درمیانی شب کوئی ساڑھے گیارہ بجے ہم سے جدا ہو کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عرصہ ایک سال سے ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کا عارضہ لاحق تھا اور گزشتہ سال اگست تا فروری ۱۹۸۰ء تک بہت ہی کمزور ہونے کی وجہ سے صرف سہارا لے کر چل پھر سکتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم فرمایا اور بغیر سہارا لئے چل پھر لیتیں بلکہ گھر کے کام کاج میں بھی ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اچانک دل کا دورہ پڑا جو اتنا شدید تھا کہ ڈاکٹر بھی آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم فرمایا اور آپ کو معجزانہ طور پر شفا دی اور آپ بالکل ٹھیک ہو گئیں۔ ستمبر کے دوسرے ہفتے میں دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی اور ۱۷ ستمبر کو دوسری مرتبہ دل کا دورہ پڑا جس سے جانبر نہ ہو سکیں۔ بیماری کے اس لمبے عرصہ میں شدید تکلیف میں بھی کبھی بے صبری یا مایوسی کا اظہار نہ کیا۔ آپ کی کوشش یہی ہوتی کہ ان کی وجہ سے گھر کے کسی فرد کو تکلیف نہ ہو۔ حتی الوسع اپنا کام خود کرتیں۔ یہاں تک کہ دل پر حملہ کے بعد جب میں ان کے آرام کی خاطر مصر ہوتی کہ وہ غسل خانہ تک نہ جائیں یا چارپائی پر ہی منہ ہاتھ دھو لیں تو بڑی مشکل سے رضامند ہوتیں۔ شاید اللہ تعالیٰ کو بھی ان کی یہ خودداری پسند تھی کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے ان کو نوازا اور وہ آخری دم تک اپنا کام خود ہی کرتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری ہمشیرہ کو بے شمار ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا تھا۔ اسکول و کالج کی اکثر طالبات اور استانیاں کہا کرتیں کہ نام بھی شہزادہ ہے اور شکل و صورت اور اطوار بھی شہزادیوں جیسے ہیں۔ شخصیت پروقار تھی۔ بہت کم گو اور شیریں گفتار تھیں۔ آواز دھیمی اور سمجھانے کا انداز بہت ہی پیارا اور نرم۔ زبان پر کبھی بھی ناشائستہ الفاظ نہ آتے۔ شرم و حیا کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ بہت نفاست پسند تھیں۔ ان کا ذوق اور ان کی پسند بہت عمدہ تھے۔ زیبائش و آرائش کی بہت شوقین تھیں مگر بے جا اسراف سے ہمیشہ پرہیز کیا۔ صفائی کا بہت خیال رکھتیں۔ اُن کو یہ بالکل پسند نہ تھا کہ ہم (بچپن میں) فرش پر چھلکے یا کاغذ پھینکیں۔ یہاں تک کہ اگر جھاڑو دینا بھی لگی ہو تب بھی آپ یہی تلقین کرتیں کہ ردی ٹوکری یا ٹین میں پھینکو۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں جب میں جوتوں پر پالش کرتی تو فرش گندہ کر دیتی۔ ایک دن مجھے کہنے لگیں دیکھو پالش کرنے سے پہلے فرش پر کوئی ردی کاغذ بچھا لیا کرو۔ اس طرح فرش گندہ نہیں ہوگا۔ جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ ان کو لباس اور گھر کی صفائی کا جنون تھا۔ ذرا سی گندگی بھی برداشت نہ کر سکتیں ہسپتال میں آخری دنوں میں بھی اُن کو اس بات کا خاص خیال تھا کہ قے بستر یا فرش پر نہ گرے۔ زور سے ہونٹ بھینچے رکھتیں تاکہ بستر گندہ نہ ہو۔ جب میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہتی تو کہتیں اچھا پرچی بستر پر میرے پاؤں کے پاس رکھ دو تاکہ اگر قے آئے تو اس کو استعمال کر سکوں۔

میں نے جب ہوش سنبھالا تو آپا کو اپنا ساتھی اور رفیق پایا۔ اُن میں ماں کی سی شفقت اور سرپرستی پائی۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے والدہ سے بڑھ کر ہر معاملہ میں میری اور چھوٹے بھائیوں کی تربیت کی۔ اگرچہ مجھے ان کی شفقت اور رہنمائی سے بھائیوں کی نسبت جو مجھ سے چھوٹے ہیں زیادہ استفادہ حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپا نے چار پانچ سال کی عمر سے گھر کے کام کاج اور بہن بھائیوں کی دیکھ بھال اور پرورش میں امی جان مرحومہ کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا۔ وہ بلا کی زیرک، ذہین اور ہنر مند تھیں۔ بہت جلد کام سیکھ لیتیں اور لے نہایت ذمہ داری سے نبھاتیں۔ بیماری اور دکھ سکھ میں وہ امی جان کی بہترین ساتھی تھیں۔ اکثر امی جان یہی کہا کرتی تھیں کہ تم بیک وقت میری بہن اور بیٹی ہو۔ جب تک آپا کی اپنی صحت اچھی رہی اُنہوں نے امی جان، ابا جان اور ہم بہن بھائیوں کی بے لوث خدمت کی۔ ہماری تعلیمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کا اُن کو بےحد خیال تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اسکول میں نہ صرف میری پڑھائی میں ترقی کی رفتار پر ان کی نظر ہوتی بلکہ کھیلوں مباحثوں اور ڈراموں میں بھی میری کارکردگی اور طلباء و سٹاف ممبروں سے رویے پر بھی اُن کی کڑی نگرانی تھی۔ کبھی یہ پسند نہ کیا کہ ڈراموں میں گانوں یا ڈانس کے پروگرام میں حصہ لوں۔ خود اپنی ذات کو اور مجھے بھی اس سے دُور رکھا۔ انہوں نے تمام عمر کبھی مجھ پر ہاتھ نہ اٹھایا نہ بے جا مجھے ڈانٹا حالانکہ میں بےحد شریر ہونے کی وجہ سے اُن کو بہت تنگ کرتی تھی۔ آپا کی اور میری طبیعت و مزاج بالکل متضاد تھے مگر اس کے باوجود ہم بہنوں میں کبھی بحث و تکرار نہ ہوئی نہ کسی معاملہ میں اختلاف یا جھگڑا۔ بچپن میں میں اور آپا دو متضاد شخصیتیں تھیں۔ جہاں آپا نہایت درجہ ذہین و زیرک، چاک و چوبند، سلیقہ شعار، مہذب اور باوقار تھی میں اتنی ہی بے وقوف، پھوہڑ، سست اور کھلنڈری۔ جب ہم رات کو اپنے کمرے میں اکیلے پڑھتے یا آپا مجھے کوئی بات سمجھاتیں اور میری سمجھ میں نہ آتی تو بڑے پیار سے کہتیں "دانشمند! تم کیوں میری بات نہیں سمجھتی۔ دیکھو میں نے تم کو دانشمند کا خطاب دیا ہے تم کو یہ بات بہت جلد سمجھ لینی چاہئیے۔ یہ آپا ہی کا احسان ہے کہ مجھے گھر کا کام کاج سیکھنے کا شوق ہوا اُس وقت میں بی۔اے فائنل میں تھی۔ میرے کپڑے آپا سیتیں، سویٹر بھی وہ ہی بن دیتیں۔ یہاں تک کہ کپڑا خرید کر بھی وہ خود ہی لاتیں۔ ایک دن مجھ سے کہا دیکھو میں ساتویں جماعت میں تھی تو سارے گھر کے لئے سویٹر بننے شروع کئے تم اب بی۔اے میں ہو اور تم کو کچھ بھی کرنا نہیں آتا۔ تم پڑھائی میں اچھی ہو کھیل اور مباحثوں میں بھی۔ مگر آخر ایک لڑکی ہونے کی حیثیت سے تم کو گھر کا کام بھی کرنا چاہیئے۔ سینا پرونا بھی سیکھنا چاہیئے۔ زندگی میں یہ واحد موقع ہے جب آپا نے میرا اور اپنی ذات کا موازنہ کیا۔ آپا ہمیشہ میرا آئیڈیل رہیں اور مجھے ان سے بے پناہ محبت تھی اور ہے۔ باوجود اس حقیقت کے کہ آپا اپنے حسن، سلیقہ اور عقل و ذہانت کی وجہ سے تمام خاندان کی توجہ اور محبت کا مرکز رہیں مگر میں نے کبھی بھی آپا سے حسد نہ کیا۔ نہ مجھے ان سے کوئی بغض پیدا ہوا۔ وہ حد درجہ حساس تھیں۔ کبھی کسی کو جواب دینا پسند نہ کرتی تھیں۔ اکثر طعن و تشنیع کو نہایت صبر سے سہہ لیتیں مگر یہ ضبط صرف اپنی ذات تک محدود تھا۔ والدین اور بہن بھائیوں کے معاملہ میں وہ ذرا سی زیادتی بھی برداشت نہ کر سکتی تھیں۔

آپا کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا عشق کی حد تک شوق تھا مگر امی جان کی طویل بیماری میں اُن کی دن رات کی دیکھ بھال اور گھر کے بوجھ کی وجہ سے ان کا یہ شوق پورا نہ ہو سکا مگر ہم بہن بھائیوں کی ہر کامیابی پر خوشی سے پھولا نہ سماتیں۔ آپا بہت اچھی مضمون نگار تھیں اور افسانہ نویسی سے بھی خاص لگاؤ تھا۔ اکثر سکولوں میں اُن کے مضامین اور افسانے طالبات کو پڑھ کر سنائے جاتے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور حضرت مصلح موعود کی اکثر نظمیں زبانی یاد تھیں۔ اس کے علاوہ اکثر ہم بہن بھائیوں اور اپنی طالبات میں علامہ اقبال کے شعر سنا سنا کر ملک و قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ اجاگر کرتیں۔ امنگ، ترقی کی لگن اور ملک و قوم کی محبت بیدار کرنے میں آپا کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ اس کا اعتراف اور مجھ پر انکشاف اُن کی اُن شاگردوں نے کیا جنہوں نے بعد میں کالج میں مجھ سے پڑھا۔

آپا کچھ عرصہ لجنہ اماء اللہ پشاور کی جنرل سیکرٹری رہیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بحث مباحثہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ ہی دوسروں کو لاجواب کر دیتیں۔ اس بات کا بہت خیال تھا کہ ہم بہن بھائی سچے احمدی بنیں اور ہمارا شعار اسلام کی تعلیم کے مطابق ہو۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں میری زبان پر چند (باقی برصفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع

(کا پہلا اجلاس)

الحمدللہ لجنہ اماء اللہ کا بیسواں سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے ساتھ شروع ہوگیا جس کے پہلے اجلاس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

۲۱۴ لجنات کی طرف سے ۱۸۲۴ ممبرات اور ۳۵۶۲ ناصرات تشریف لائیں ابھی آنے کا سلسلہ جاری ہے ٹھیک ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ عہد نامہ دہرانے اور دعا کے بعد ۳ بجکر ۵۵ منٹ پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے درس قرآن کریم دیا

آپ نے سورۃ احزاب کے چوتھے رکوع کی تلاوت کرتے ہوئے اس میں بیان کردہ نہائیت اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اسلام وہ پیارا مذہب ہے جس نے انسانیت کی تعمیر کے لیئے مرد و عورت کو مساوی درجات عطا کیے ہیں سوائے اس درجہ کے کہ عورت نبی نہیں ہوسکتی۔

پھر فرمایا کہ اس رکوع میں پہلی اہم بات یہ بیان ہوئی کہ ہر احمدی عورت کو حقیقی مسلمہ ہونا چاہیئے آپ نے حقیقی مسلمہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ حقیقی مسلمہ وہ ہے جو صحیح طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد پورا کرنے والی ہو۔ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول کا مادہ اس میں موجود ہو۔

دوسرا مقام یہ بیان ہوا ہے کہ ہر احمدی عورت کو مومنہ بننا چاہیئے حقیقی ایمان یہ ہے کہ خدا اور رسول کے فیصلہ کو مکمل طور پر مانو۔ جو احکام خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان پر پوری طرح عمل کرو۔

تیسرا مقام قانتات کا ہے کہ ایسی اطاعت کا مادہ پیدا کرو جس سے ایک سکون حاصل ہو۔ حقیقی سکون حاصل کرنے کے لیئے آستانہ الٰہی پر جھکے رہنا قانتہ کی صفت ہے۔

آپ نے اس رکوع کی تفسیر میں مزید بیان کیا کہ ہر ایسے راستے کو بند کرو جو شیطنت کی طرف لے جاتا ہے پھر ایک مقام یہ ہونا چاہیئے کہ ہر احمدی عورت کو ذاکرہ ہونا چاہیئے یعنی خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والی ہونا چاہیئے آخر میں آپ نے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے خاتم النبیین کا مفہوم واضح فرمایا

درس قرآن کریم کے بعد ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر محترمہ امۃ الحئی بشریٰ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی

۴ بجکر ۲۵ منٹ پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دعاؤں کے ساتھ اجتماع کے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا آپ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد لجنہ اماء اللہ کی دو عظیم ہستیوں محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ اور محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور دفتر لجنہ مرکزیہ کی سرگرم رکن محترمہ سراج بی بی صاحبہ جنہوں نے اس سال وفات پائی کی خدمات کا ذکر کیا بعد ازاں آپ نے کارکردگی کے لحاظ سے فعال لجنات کا ذکر کرتے ہوئے اظہار خوشنودی فرمایا اور آئیندہ مزید کام کرنے کی طرف توجہ دلائی ضلعی لجنات کو تلقین فرمائی کہ وہ ضلعی میٹنگز کر کے سست لجنات کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کی تحریک کا ایک مقصد یہ رکھا تھا کہ جماعت میں وحدت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر پوری طرح عمل کیا جائے اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے امسال لجنات کو بکس کلب بنانے اور تفسیروں کے پہنچانے کی تحریک فرمائی تھی کہ وہ تفاسیر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بکثرت خرید کریں اس سلسلہ میں آپ نے چند لجنات کا ذکر فرمایا جنہوں نے زیادہ سے زیادہ تفاسیر خریدیں بعد ازاں آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کے ذریعہ توجہ دلائی کہ اس میں ہر فرد کے لیے اعلان ہے کہ وہ علم حاصل کرے کیونکہ حقیقی توحید کے قیام اور خدا تعالیٰ کا پیغام پھیلانے کیلئے تعلیم ضروری ہے اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ ضلعی لجنات کا فرض ہے کہ وہ پڑھی لکھی خواتین کے ذریعہ ناخواندہ ممبرات کو خواندہ بنانے کی کوشش کریں۔

دعائے مغفرت

محترمہ آپا امۃ الحفیظ شمیم صاحبہ بیگم ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مرحوم ۹ نومبر ۱۹۸۰ء بعمر ۷۴ سال وفات پا گئی ہیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی نواسی اور حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب کی صاحبزادی تھیں ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کی وفات کے بعد کوٹ فتح خان ضلع اٹک سے مرکز میں آگئیں اور محلہ باب الابواب میں رہائش پذیر تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۰ نومبر کو بعد نماز ظہر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا بعد تدفین محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے دعا کروائی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(کیپٹن ملک عبداللہ خان (ریٹائرڈ)
نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ)

گمشدہ گھڑی

ایک عدد لیڈی رسٹ واچ مہمان خانہ مستورات کی ٹنکی کے پاس اجتماع سالانہ کے دنوں میں ملی ہے۔ جس کی بھی ہو وہ نشانی بتا کر دفتر لجنہ مرکزیہ سے حاصل کرلے۔

(آفس سیکرٹری
لجنہ مرکزیہ)

بعد ازاں آپ نے غلبہ اسلام کی صدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ پھر آپ نے حضرت (بانی جماعت احمدیہ) کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئیں غلبہ اسلام کی پیشگوئی پورے ہونے کے نظارے دیکھ رہے ہیں کہ ہر عنقریب میں لا الٰہ الا اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ قربانیاں دینے والی ہوں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے نمونہ اخلاق اور قربانیوں سے یہ ثابت کردیں کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے آخر میں آپ نے خدا اور رسول کی اطاعت کرنے اور اولاد کی تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

۴-۵۵ پر آپ کا روح پرور خطاب اختتام پذیر ہوا اور محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ برطانیہ، لجنہ جرمنی (فرینکفورٹ) اور لجنہ ہالینڈ کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

۵ بجکر ۵ منٹ پر انٹرویو دینی معلومات شروع ہوا اس میں کل پندرہ طالبات نے حصہ لیا۔

اس کے بعد سال رواں میں مختلف امتحانات میں اوّل دوم اور سوم آنیوالی طالبات میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے انعامات و سندات تقسیم فرمائے۔ اسی طرح لجنات کو مختلف شعبوں میں اعلیٰ کارکردگی کے لحاظ سے سندات خوشنودی عطا فرمائیں

(مرتبہ:۔ ثریا خانم ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۲۸)

مکرم داؤد احمد صاحب	دارالصدر غربی ربوہ	۲۰/-	روپے
محترمہ بیگم صاحبہ کرنل محمود احمد صاحب	" شمالی "	۳۵/-	"
" امۃ القیوم صاحبہ	" "	۲۰/-	"
مکرم چوہدری محمد رشید صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ بشریٰ سیف اللہ صاحبہ	" "	۱۰/-	"
" بیگم صاحبہ میجر حمید احمد صاحب کلیم	" "	۲۰/-	"
مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم	" "	۱۰/-	"
" چوہدری شاہد احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
" محمد دین صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب	" "	۱۰۰/-	"
" امۃ العزیز صاحبہ بذریعہ محمد احمد صاحب سنوری	" "	۱۰/-	"
مکرم عبدالسلام صاحب بھٹی منجانب خود	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/-	"
" صالحہ مبین صاحبہ	" "	۱۵/-	"
" نظیر فاطمہ صاحبہ	" "	۳۰/-	"
" چوہدری محمد رفیق صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ دختر چوہدری نصیر احمد صاحب	دارالصدر ربوہ	۵۰/-	"
" منصورہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-	"
" لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۵۱۸/-	"
" بیگم ڈاکٹر عبداللہ ظفر صاحب معرفت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۱۰۰/-	"
مکرم فضل الٰہی صاحب پہریدار حضرت اقدس	ربوہ	۳۵/-	"
محترمہ عابدہ شمیم صاحبہ معرفت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۴۰/-	"
" والدہ حافظ عبدالحکیم صاحب معرفت "	"	۱۰۰/-	"
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۳۶۹/-	"
" سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ	"	۳۰/-	"
مکرم شعیب احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک	"	۱۵/-	"
محترمہ بیگم صاحبہ میر محمود احمد صاحب	"	۵۰/-	"
مکرم صاحبزادہ مرزا نجیب احمد صاحب	"	۴۰/-	"
محترمہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	"	۵۰/-	"
افراد خاندان حضرت مصلح موعود	"	۳۲۰/-	"
مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب	"	۱۰۰/-	"
" مرزا خورشید احمد صاحب	"	۳۰/-	"
محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خان صاحب	"	۵۰/-	"
" دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب	"	۱۰۰۰/-	"
مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	"	۳۰/-	"
" صوبیدار (ریٹائرڈ) راجہ محمد مرزا خان صاحب	منیر میڈیکل ہال ربوہ	۱۰۰/-	"
محترمہ اہلیہ صاحبہ "	" " "	۱۰۰/-	"
مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب معرفت مبارک احمد صاحب انصاری ربوہ		۱۰۰/-	"
محترمہ امۃ القیوم صاحبہ	"	۲۸/-	"
" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آف نیروبی	"	۵۰۰/-	"
مکرم رشید احمد صاحب	"	۱۰/-	"
محترمہ بیگم صاحبہ نسیم حسن صاحب	"	۲۰۰/-	"
" بیگم صاحبہ کرنل شہزاد احمد صاحب	"	۲۵۰/-	"
مکرم کیپٹن عبدالسلام صاحب معرفت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	"	۵۰/-	"
محترمہ مسز ریاست علی صاحب		۴۰/-	"
مکرم عبدالباسط صاحب باسط جیولرز	ربوہ	۴۰/-	روپے
" لئیق احمد صاحب طاہر جامعہ احمدیہ	"	۱۰/-	"
محترمہ امۃ المجید صاحبہ ناصر	"	۵۰/-	"
" ثمر رانا صاحبہ	"	۵۰/-	"
مکرم مبارک احمد صاحب پراچہ ابن بشارت احمد صاحب پراچہ ربوہ		۵۰/-	"
" راشد حسین صاحب	ربوہ	۱۰/-	"
محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-	"
" امۃ الباسط صاحبہ زوجہ حاجی عبدالمجید صاحب	"	۱۰/-	"
دفتر انصار اللہ مرکزیہ	"	۲۵/-	"
" فضیلت بیگم صاحبہ مسجد اقصیٰ روڈ	"	۱۵/-	"
مکرم محمد ابراہیم صاحب سارچوری ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول	"	۱۰/-	"
" محمد سعید صاحب	" " " "	۴۰/-	"
" میاں محمد دین صاحب	" " " "	۲۰۰/-	"
محترمہ امۃ الکریم صاحبہ ایم اے	"	۱۵۰/-	"
" ریحانہ بیگم صاحبہ معرفت چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ		۱۶۰/-	"
" ساجدہ فرحت صاحبہ	ربوہ	۱۰/-	"
مکرم محمد حنیف صاحب پنشنر	"	۱۰/-	"
" نصیر احمد صاحب ولد چوہدری غلام احمد صاحب	"	۷۵/-	"
" چوہدری غلام احمد صاحب	"	۲۵/-	"
محترمہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	"	۱۵/-	"
" سیّد عباس علماشاہ صاحب	"	۱۰/-	"
" والدہ مرحومہ منیر احمد صاحب	کراچی	۳۰۰/-	"
" شمس الہدیٰ صاحبہ	"	۵۰/-	"
مکرم سید کمال محمود صاحب	"	۵۰/-	"
" صوبیدار انتظار حسین صاحب	"	۵۰/-	"
" شریف احمد بانی صاحب	"	۵۰۰/-	"
" چوہدری نعمت اللہ صاحب ساہی	"	۵۰/-	"
محترمہ صفیہ بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۱۵۰/-	"
" امۃ الرشید شائستہ صاحبہ	گلشن اقبال کراچی	۹۳/-	"
" مسز بشریٰ اعجاز صاحبہ	" "	۵۰/-	"
" نصرت خانم صاحبہ	" "	۳۰/-	"
مکرم ملک فضل حق صاحب	" "	۳۰۰/-	"
" سیّد حفیظ احمد صاحب	" "	۷۵/-	"
" عبدالرشید صاحب ساجد	" "	۱۵/-	"
" چوہدری خلیل احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
محترمہ بلقیس جہاں صاحبہ	" "	۲۰/-	"
" امۃ الشکور شاہانہ صاحبہ اہلیہ محمد سلیمان صاحب	" "	۵۰/-	"

(باقی)

(بقیہ صفحہ ۵)

فلمی گانے چڑھ گئے جو میں اکثر گنگناتی رہتی ایک دن آپا نے مجھے پاس بٹھا لیا اور کہا "مجھے گانا سناؤ" میں نے خوشی خوشی جتنے گیتوں کے اشعار یاد تھے سنا دیئے آپا نے گیت سنے اور فقط اتنا کہا "تم بہت اچھا گاتی ہو میں سدا آپا سے تعریف سننے کی متمنی بہت خوش ہوئی چند دنوں بعد آپا نے پھر مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا دیکھو میں نے ان گانوں کی طرز پر کچھ نظمیں کہی ہیں نہیں گاتی ہوں تم سنو کیسی ہیں پھر مجھے اپنی نظمیں ان گانوں کی دھن پر گا کر سنائیں ۔ تم کو ان گیتوں کی دھن ہی پسند ہے نا جب تمہارا دل گانے کو چاہے تو وہ نظمیں اس دھن میں گا لیا کرو۔

یہاں پر ذکر کر دینا مناسب سمجھتی ہوں کہ اس واقعہ کے وقت آپا ساتویں کلاس کی طالبہ تھیں اور انکی عمر زیادہ سے زیادہ تیرہ برس تھی آپا سراپا شفقت اور محبت تھیں انکے مجھ پر بے شمار احسانات ہیں میری ہمیشہ یہی دعا رہیگی کہ اللہ تعالیٰ آپا کو بے شمار انعامات سے نوازے اور اس زندگی میں ان کا ہر لمحہ گذشتہ لمحے سے بہتر و اعلیٰ ہو اور اللہ تعالیٰ کی ان پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ
کا
ایک اور شاندار شیریں پھل

سکنڈے نیویا کے تیسرے ملک ناروے میں بھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنے مخلص مومن بندوں کو اس ملک کے دارالحکومت اوسلو میں سب سے پہلی مسجد بنانے کی سعادت عطا فرمائی۔ حضرت فاتح الدین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ جمعہ میں جو دعائیں کیں، ہر احمدی کو وہ دعائیں کر کے اس خوشی میں شامل ہونا چاہیئے۔

دعائیں

اے خدا! ہماری اس کوشش کو قبول کر اور اپنے اس گھر کو اس خوبصورت سرزمین کے باشندوں کے لئے جائے پناہ اور عبادت کا مرکز بنا۔ اے خدا! ان لوگوں کو اپنے اس گھر کا اہل بنا۔ اور ان تمام لوگوں کے لئے جو اس کے اہل ہوں اس گھر کو امن اور حفاظت کی جگہ بنا۔

اے خدا! اپنے اس گھر کو ایسا بنا کہ تیرے مسیح کے پیرو تمام نوع انسانی کو ایک ہی انسانی برادری یعنی امت واحدہ کی شکل میں متحد کرنے کے لئے جو عظیم کوششیں بروئے کار لا رہے ہیں۔ یہ ان میں اور اضافہ کا موجب ہو۔

اے خدا! تو ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی یہ توفیق عطا کر کہ وہ تیری فرمانبردار رہیں۔ اور ہم پر ہماری عبودیت کے طریق آشکار کر اور ہم پر رجوع برحمت ہو کیونکہ تو بار بار کرم کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ایم۔ اے / ایم۔ ایس سی میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی اور لاہور کے دوسرے کالجز میں مندرجہ ذیل مضامین میں ایم۔ اے ایم۔ ایس سی میں داخلے ماہ نومبر ر دسمبر میں ہوں گے۔

(۱) پنجاب یونیورسٹی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ پنجابی۔ سوشل ورک۔ فارمیسی ر جیالوجی۔ انگریزی کیمیا۔ ریاضی۔ طبیعیات۔ ایم بی۔ اے۔ ایم پی اے۔ معاشیات۔ سوشیالوجی۔ سیاسیات۔ صحافت۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ نفسیات۔ فلسفہ۔ شماریات۔ نباتیات۔ حیوانیات۔ لائبریری سائنس

(۲) گورنمنٹ کالج لاہور: نباتیات۔ طبیعیات۔ حیوانیات۔ کیمیا۔ ریاضی۔ انگریزی تاریخ۔ فلسفہ۔ اقتصادیات۔ سیاسیات۔ معاشیات

(۳) ایف سی کالج لاہور۔ انگریزی۔ اقتصادیات۔ ریاضی۔ سیاسیات

(۴) اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور۔ انگریزی۔ اقتصادیات۔ تاریخ۔ سیاسیات

(۵) گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ لاہور۔ کیمیا۔ طبیعیات۔

(۶) لاہور کالج برائے خواتین۔ انگریزی۔ اقتصادیات۔ طبیعیات۔ نفسیات۔ اسلامیات۔ سیاسیات۔

جو احمدی طلباء و طالبات یہاں داخلہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ تاکہ داخلے شروع ہونے پر انہیں داخلہ فارم وغیرہ بھجوائے جاسکیں۔

منور احمد تعیم کمرہ نمبر ۲۰۱ ہاسٹل نمبر ۲۔ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور
فون: ۸۵۰۳۱۶ (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تحریک جدید کے سال نو کے لئے مخلصانہ پیشکش

افراد خاندان حضرت امام جماعت احمدیہ کی قبل ازیں اس قسم کی ایک فہرست الفضل کے ذریعہ ہدیۂ قارئین کی جاچکی ہے۔ دوسری قسط بغرض دعا درج ذیل ہے۔

۱۔	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (وکیل اعلیٰ تحریک جدید) معہ بیگم صاحبہ	۱۶۰۰/- روپے
۲۔	" پیر معین الدین صاحب معہ لواحقین	۱۳۰۵/- "
۳۔	" ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۶۶۰/- "
۴۔	" میاں عبدالرحیم احمد صاحب مع لواحقین (وکیل الدیوان)	۳۸۰/- "
۵۔	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (ناظم ارشاد وقف جدید) معہ لواحقین	۲۵۸۸/- "
۶۔	" میاں شاہد احمد خان صاحب پاشا	۲۴۰/- "
۷۔	محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ	۳۳۶/- "
۸۔	" صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ	۸۷۰/- "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدا کی راہ میں اموال خرچ کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے۔ کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے۔ وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان نکاح

عزیز نسیم احمد ابن استاذی المکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی مرحوم کا نکاح عزیزہ صبیحہ درد بنت لطف الرحمٰن درد مرحوم کے ہمراہ مورخہ ۱/۸ ۱۹ کو مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پروفیسر مسعود عاطف صاحب کے مکان پر بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ عزیزہ صبیحہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی پوتی اور چوہدری محمد شفیع ریٹائرڈ انجینئر مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ ایک لمبا عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام سے انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منور احمد خان محلہ دار العلوم شرقی

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون نمبر: ۵۵۹۴۴
میاں عبداللطیف گھر ۳۳۰۶۹۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴